بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

ادارۂ تحقیق اور تحقیقات اسلامی کے پچیس (۲۵) سال

سید جلال الدین عمری

جماعت اسلامی ہند کے ادارۂ تصنیف کو ایک آزاد اور مستقل ادارہ کی شکل دینے اور اس کے دائرۂ کار کو وسیع کرنے کی خواہش عرصہ سے تھی۔ دسمبر ۱۹۸۰ء کی مجلس شوریٰ نے اس کی اجازت دے دی۔ اس کے دو ایک ہی ماہ بعد ذمہ دار افراد کی ایک نشست میں اس کی نئی صورت گری کا فیصلہ ہوا اور اس کے اساسی ارکان طے پائے۔ جن میں جماعت کے ان نمایاں اصحاب کے علاوہ جو علمی و فکری کاموں سے متعلق تھے، باہر کے بعض اہل علم بھی شامل تھے۔ غور وفکر اور بحث و تمحیص کے بعد اس کا نام 'ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی' طے پایا۔ اس سے اس کا مقصد واضح تھا کہ یہاں اسلامی موضوعات پر ریسرچ اور تحقیق بھی ہوگی اور تصنیف و تالیف کا کام بھی ہوگا۔ پھر اس کا دستور مرتب ہوا، اس کی انتظامیہ وجود میں آئی اور اسے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرایا گیا۔ اس طرح اس کی صورت گری میں کچھ وقت لگا۔ اس پورے سفر میں کتنی محنت اور تگ و دو کرنی پڑی اس کا اندازہ وہ اصحاب بخوبی کرسکتے ہیں، جنھوں نے کسی ادارہ کی تنظیمِ نو کی خدمت انجام دی ہو۔ اس کے باوجود خدا کا شکر ہے ادارۂ تصنیف سے وابستہ افراد کی علمی کوششیں جاری رہیں۔

ادارۂ تحقیق کا قیام علمی اور فکری سطح سے اسلام کی خدمت کے لیے عمل میں آیا ہے۔ اس کے لیے اس نے جو نمایاں میدانِ کار تجویز کیے وہ یہ ہیں:

۱۔ دورِ جدید کے تقاضوں کے تحت تصنیف و تالیف

۲۔ جدید موضوعات پر اہم کتابوں کے تراجم۔اردو، انگریزی، عربی اور ہندی میں۔
۳۔ ایسے نوجوانوں کی تصنیفی تربیت جو دینی مدارس یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے سند یافتہ ہوں تاکہ ریسرچ اور تحقیق کے کاموں کے لیے مسلسل افراد تیار ہوسکیں۔
۴۔ رسائل اور مجلات کا اجراء۔

ان میں سے ہر کام علمی و فکری بصیرت، وقت کی قربانی اور غیر معمولی محنت کا تقاضا کرتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اس کے لیے باصلاحیت افراد کی ایک ٹیم چاہیے جو اپنی توانائیوں کو اس میں لگا دے۔ ادارہ کو ان میں سے کوئی چیز حاصل نہیں ہے، اس لیے یہ کام جس بڑے پیمانہ پر ہونا چاہیے نہیں ہوسکا۔ منزل ابھی بہت دور ہے، لیکن شکر ہے خدا کا کہ سفر جاری ہے۔ اپنی تمام تر بے مایگی کے باوجود ادارہ نے اس مدت میں مختلف شعبوں میں جو تھوڑی بہت خدمت انجام دی ہے اس کا مختصر سا تعارف یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

تصنیف و تالیف

اس وقت اسلام کے عقائد اور اس کی فکری بنیادوں ہی پر اعتراضات نہیں ہیں، بلکہ اس کی اخلاقیات، اس کی تہذیب و معاشرت اور اس کا نظامِ سیاست و قانون سب ہی ہدفِ تنقید بنی ہوئی ہیں۔ اس کے متعلق کچھ غلط فہمیاں تو پہلے سے چلی آرہی تھیں، اب مزید غلط فہمیاں قصداً پیدا کی جارہی ہیں۔ اس کے دشمنوں نے اس کی ایسی بھیانک تصویر کشی کی ہے اور مسلسل کرتے چلے جارہے ہیں کہ اس کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے آدمی گھبرائے۔ یہ سب کام ریسرچ اور علمی تحقیق کے نام پر ہورہا ہے۔ اس ملمع کاری کو اتار پھینکنا اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنا آج کی بہت بڑی علمی اور دینی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ اسلام کو سمجھنے کا جذبہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کا مثبت طریقہ سے اور عقلی انداز میں اس طرح تعارف ہو کہ آج کے ذہن و فکر کو مطمئن کرسکے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سائنسی علوم کی تیز رفتار ترقی، نت نئی ایجادات اور صنعتی

انقلاب نے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے اور تہذیب و تمدن اور طرزِ معاشرت میں زبردست تبدیلی رُونما ہو چکی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بعض نئے سوالات پیدا ہو چکے ہیں اور مزید سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اسلام ایک ابدی اور کامل نظامِ فکر و عمل ہے تو دنیا آج کے ان تہذیبی سوالات کا اسلامی نقطۂ نظر سے جواب چاہتی ہے۔ اس کی وضاحت لازماً ہونی چاہیے۔ اس کے بغیر اسلام قابلِ قبول نہ ہوگا۔

ان حالات میں اسلام سے متعلق کسی علمی اور تحقیقی کوشش کے لیے قرآن وحدیث اور اسلامی علوم سے گہری واقفیت ہی کافی نہیں بلکہ دورِ جدید کے ذہن وفکر اور اس کے مسائل اور پیچیدگیوں کو جاننا بھی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ اسلامی مفکرین اور ائمۂ مجتہدین کے درمیان مسائل کی تفہیم میں ہمیشہ سے اختلافات چلے آرہے ہیں۔ ان میں صحیح نقطۂ نظر دریافت کرنا اور موجودہ حالات میں اس سے استفادہ کرنا اسلامی تحقیق کا ایک لازمی جزء ہے۔

اس وسیع پس منظر میں ادارۂ تحقیق میں تصنیف و تالیف کے موضوعات کا تعین ہوتا ہے۔ اس کے پاس جو دو چار افراد ہیں وہ ایک منصوبہ کے تحت اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اس مدت میں جو کام ہوسکا، یہاں اس کے صرف عنوانات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

ا۔ مولانا صدرالدین اصلاحی مرحوم ادارۂ تحقیق کے پہلے صدر تھے۔ ان کی اپنے موضوع پر معروف کتاب 'معرکۂ اسلام و جاہلیت' اسی مدت میں شائع ہوئی۔

۲۔ مولانا صدرالدین اصلاحی کا ایک بڑا کارنامہ 'تلخیص تفہیم القرآن' ہے۔ وہ بھی اسی دوران میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

سید جلال الدین عمری شروع سے ادارہ کا سکریٹری رہا۔ پانچ چھ سال سے صدر کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہا ہے[ا]

اس مدت میں اس کی حسب ذیل کتابیں شائع ہوئی ہیں:

ا۔ اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور

۲۔ صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات

ا۔ نومبر ۲۰۰۱ء سے برادرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن فریدی ادارہ کے سکریٹری ہیں۔ اسی سال اکتوبر ۲۰۰۶ء میں ڈاکٹر صفدر سلطان اصلاحی کو ان کا معاون مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ غیر مسلموں سے تعلقات اوران کے حقوق

۴۔ غیر اسلامی ریاست اور مسلمان

۵۔ اسلام اور مشکلاتِ حیات

۶۔ مسلمان عورت کے حقوق اوران پر اعتراضات کا جائزہ

۷۔ مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں

۸۔ اسلام کا عائلی نظام

۹۔ اسلام-انسانی حقوق کا پاسبان

۱۰۔ اسلام اور وحدتِ بنی آدم

۱۱۔ انفاق فی سبیل اللہ

ان مستقل تالیفات کے علاوہ دو کتابیں اور شائع ہوئیں۔

۱۲۔ ملک وملت کے نازک مسائل اور ہماری ذمہ داریاں (مضامین کا مجموعہ)

۱۳۔ سوئے حرم چلا۔ یہ سفرِ حرمین کی روداد بھی ہے اور حج اور مناسک حج کی حکمت اور معنویت پر گفتگو بھی ہے۔

بعض رسالے اور کتابچے بھی اس دوران میں شائع ہوئے ہیں۔ دو تین کتابیں زیرِ ترتیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تکمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔

مولانا سلطان احمد اصلاحی کی حسب ذیل تصنیفات ادارہ کے منصوبہ کے تحت منظرِ عام پر آئیں۔

۱۔ اسلام کا تصورِ مساوات

۲۔ مذہب کا اسلامی تصور

۳۔ مشترکہ خاندانی نظام اور اسلام

۴۔ اسلام کا نظریۂ جنس

۵۔ آزادیٔ فکر ونظر اور اسلام

۶۔ اسلام اور آزادیٔ فکر وعمل

۷۔ بچوں کی مزدوری اور اسلام

۸۔ بندھوا مزدوری اور اسلام

۹۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی کی ایک ضخیم تصنیف 'اسلام- ایک نجات دہندہ تحریک' اشاعت کی منتظر ہے۔

اس کے علاوہ مولانا کی بعض اور کتابیں اور کتابچے بھی اس دوران میں شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی نے تصنیف وتالیف اور ترتیب وتدوین کا مختلف الجہات کام کیا ہے۔ ان کی حسب ذیل تالیفات ادارہ کے منصوبہ کے تحت شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ قرآن، اہل کتاب اور مسلمان

۲۔ حضرت ابراہیمؑ ــــ حیات، دعوت اور عالمی اثرات

۳۔ حقائقِ اسلام- اعتراضات کا جائزہ

۴۔ اقامتِ دین اور نفاذِ شریعت

۵۔ کفر اور کافر قرآن کی روشنی میں

اسلامیات ہی سے متعلق ان کی حسب ذیل کتابیں اور کتابچے دوسرے اداروں نے شائع کئے ہیں۔

۶۔ قرآن کریم کا تصورِ انسانیت

۷۔ اسلام میں حقوقِ انسانی کا تصور

۸۔ اسلامی پردہ- کیا اور کیوں؟

۹۔ مسلمان عورت کا دائرہ کار

۱۰۔ تخلیقِ انسانی کے مراحل۔ قرآن، حدیث اور سائنس کی روشنی میں

۱۱۔ حقیقتِ رجم- ایک تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر رضی الاسلام نے حسب ذیل کتابوں کی ترتیب وتدوین کی خدمت بھی انجام دی ہے۔

۱۲۔ تصوف اور اہلِ تصوف (مولانا سید احمد عروج قادری مرحوم)
۱۳۔ احکام ومسائل جلد اول (")
۱۴۔ احکام ومسائل جلد دوم (")
۱۵۔ نقوشِ راہ (مولانا جلیل احسن ندوی مرحوم)

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کا علمی پس منظر طب کا بھی ہے۔ چناں چہ انھوں نے اس فن سے متعلق متعدد کتابیں مرتب کی ہیں اور بعض کتابوں کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ یہ سب مختلف اداروں سے شائع ہوچکی ہیں۔

مولانا محمد جرجیس کریمی ادارہ کے نئے رفیق ہیں۔ادارہ کے پروگرام کے تحت ان کی حسب ذیل تالیفات شائع ہوچکی ہیں۔

۱۔ جرائم اور اسلام (انسداد کی تدابیر اور علاج)
۲۔ مسلمان کی حقیقی تصویر (غلط فہمیوں کا ازالہ)
۳۔ عقیدۂ توحید اور عدل کا قیام - منتظرِ طبع ہے

ان کی حسب ذیل دو اور کتابیں ایک دوسرے ادارہ سے شائع ہوچکی ہیں۔

۴۔ قرآن اور مستشرقین
۵۔ تفہیماتِ قرآن

یہ ان حقیر مساعی کا سرسری ساذکر ہے جو ادارہ کے کارکنوں نے انجام دی ہیں۔ ادارہ کی یہ کوشش رہی ہے کہ اس سے رسمی وابستگی نہ رکھنے والے اصحابِ قلم کی ایسی نگارشات بھی شائع کی جائیں جو اس کے مقاصد سے فی الجملہ ہم آہنگ ہوں۔ایسی پانچ وقیع کتابیں اب تک شائع ہوچکی ہیں۔

۱۔ عہدِ نبوی کا نظامِ حکومت — پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی
۲۔ عہدِ نبوی کے غزوات وسرایا — ڈاکٹر رؤفہ اقبال
۳۔ تصوف۔ایک تجزیاتی مطالعہ — پروفیسر عبیداللہ فراہی
۴۔ ایمان وعمل کا قرآنی تصور — پروفیسر الطاف احمد اعظمی

۵۔ شیئر بازار میں سرمایہ کاری: طریقہ کار اور اسلامی نقطۂ نظر — ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی[1]

تراجم

بین الاقوامی سطح پر اسلام کے تعارف اور اسلام پر ریسرچ اور تحقیق کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامیات کی اہم تصنیفات کا ترجمہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ہو، تاکہ زبان کی اجنبیت اسلامی مفکرین کے خیالات سے استفادہ کی راہ میں رکاوٹ نہ رہے۔ ادارہ سے وابستہ اصحابِ علم کی درج ذیل کتب و رسائل کا انگریزی ترجمہ اب تک شائع ہو چکا ہے، جن سے اسلام کو اس کے صحیح خدوخال کے ساتھ سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

By Maulana Sadruddin Islahi:

1. Islamic Civilization in its Real Perspective — ۱۔ معرکۂ اسلام و جاہلیت
2. How to Study Islam? — ۲۔ دین کا مطالعہ
3. Pitfalls on the Path of Islamic Movement — ۳۔ راہِ حق کے مہلک خطرے
4. The Islamic Economic Order — ۴۔ اسلام کا نظامِ معیشت
5. Muslims and Dawah of Islam — ۵۔ مسلمان اور دعوتِ اسلام

By Maulana S. Jalaluddin Umari:

6. Woman and Islam — ۶۔ عورت اور اسلام
7. Muslim Woman: Role and Responsibilities — ۷۔ مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں
8. The Rights of Muslim Woman - An Appraisal — ۸۔ مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ
9. The Concept of Social Service in Islam — ۹۔ اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور
10. Islam and Unity of Mankind — ۱۰۔ اسلام اور وحدتِ بنی آدم
11. Islam: The Religion of Dawah — ۱۱۔ اسلام۔ایک دین دعوت

---

[1] ادارہ کے اشاعتی پروگرام پر بعض وجوہ سے ادھر چند سالوں سے عمل نہیں ہو پا رہا ہے۔ اس کے کارکنوں کی تصنیفات مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی-۲۵ سے شائع ہو رہی ہیں۔ وہ ادارۂ تحقیق سے بھی دست یاب ہیں۔

۱۲۔ اسلام کی دعوت 12. Inviting to Islam

۱۳۔ انسان اور اس کے مسائل 13. Islamic Solution to Human Issues

ان میں سے بعض تراجم ادارہ کی اجازت سے دوسرے اداروں نے شائع کیے ہیں۔ ادارہ کے کارکنوں کی بعض مطبوعات کے تراجم انگریزی کے علاوہ ہندی اور چند علاقائی زبانوں میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ یہ سب ان اداروں اور اصحابِ علم کی توجہ سے ہوا ہے جنھوں نے ان مطبوعات کی افادیت محسوس کی۔

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی نے اپنے ذوق سے تصنیف وتالیف کے ساتھ عربی سے اردو ترجمہ کی خدمت بھی انجام دی ہے۔ ان کے بعض اہم تراجم یہ ہیں:

۱۴۔ قرآن کریم کا اعجازِ بیان — عائشہ عبدالرحمٰن بنت الشاطی

۱۵۔ عہدِ نبوی کا مدنی معاشرہ — محمد لقمان اعظمی ندوی

۱۶۔ حجیتِ حدیث — عبدالغنی عبدالخالق

۱۷۔ جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل (بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کے پندرہ فقہی سمیناروں کی قراردادیں اور سفارشات)

۱۸۔ سیرتِ رسول۔ دروس ونصائح — ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی

۱۹۔ روایاتِ سیرت کا تنقیدی جائزہ — علامہ محمد ناصر الدین البانی

ادارہ کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ اسے مترجمین کی باضابطہ خدمات حاصل ہوں۔ وسائل کی کمی کے باعث ایک بھی مترجم جو ترجمہ کے لیے فارغ ہو اسے میسر نہیں ہے۔ ورنہ ترجمہ کا کام ایک منصوبہ کے تحت زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوسکتا ہے۔

تصنیفی تربیت

یہ ادارہ کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اس کے تحت دینی درس گاہوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے فارغ طلبہ کو تصنیف وتالیف اور ترجمہ کی دوسالہ تربیت دی جاتی ہے۔ یہ شعبہ دوسالہ نصاب پر مشتمل ہے۔ پہلے سال اسلامی علوم۔ تفسیر، حدیث، فقہ وتاریخ وغیرہ

کے بنیادی مصادر کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ جدید تعلیم یافتہ افراد کو سماجی علوم معاشیات، سیاسیات، تاریخ، نفسیات وغیرہ میں سے کسی ایک کے مطالعہ پر زور دیا جاتا ہے۔ طلباء سے پہلے سال حاصلِ مطالعہ کے طور پر مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔ دوسرے سال انھیں کسی متعین عنوان پر مقالہ تحریر کرنا ہوتا ہے۔ طلباء کو ادارہ میں قیام کی سہولت ہے اور انھیں اب مبلغ دو ہزار روپے ماہانہ اسکالر شپ دیا جاتا ہے۔ اس نصاب سے بہت سے طالب علم اب تک فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ان میں سے بعض، آج ملک و بیرونِ ملک اہم علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ذیل میں ان کے نام اور موجودہ مصروفیات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی	رکن ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، علی گڑھ
۲۔ جناب نظام الدین ملا۔ ایم، اے	پرنسپل مدرسہ ابن الہیثم (بحرین)
۳۔ حافظ اشتیاق احمد ایم اے	مدرس (کانپور)
۴۔ ڈاکٹر اسرار احمد خاں	پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی ملیشیا
۵۔ ڈاکٹر حمید نسیم رفیع آبادی	پروفیسر شعبۂ اسلامیات کشمیر یونیورسٹی
۶۔ ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی	پروفیسر وصدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
۷۔ مولانا افتخار الحسن	استاذ تفسیر وحدیث جامعۃ الفلاح بلریا گنج، اعظم گڑھ
۸۔ سید جاوید علی۔ ایم، بی، اے	آل انڈیا ریڈیو نیوز ایڈیٹر و ناشر Cosmos Books, N.Delhi
۹۔ مولانا محمد جرجیس کریمی	رکن ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، علی گڑھ
۱۰۔ مولانا رفیق احمد سلفی	مدیر ماہنامہ ندائے الصفا۔ نئی دہلی
۱۱۔ جناب ارشد اجمل	چیرمین الخیر ٹرسٹ پٹنہ۔ بہار
۱۲۔ مولانا محمد ادریس فلاحی	اسلامی سنگھ نیپال
۱۳۔ مولانا نصیر الدین عمری۔ بی، یو، ایم ایس، علیگ	سکریٹری ابوالکلام آزاد ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی چین پور۔ جھارکھنڈ ومدیر ماہنامہ رخت سفر

۱۴۔ مولانا عبیدالرحمٰن عمری اعظمی — (سعودی عرب)

۱۵۔ جناب محمد ثناءاللہ ایم،اے — ہندی اسکالر اور مصنف متعلق سہ روزہ دعوت نئی دہلی ۲۵

۱۶۔ مولانا الطاف احمد مالانی — ریسرچ اسکالر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

۱۷۔ مولانا محمد مشتاق تجاروی قاسمی — رکن اسلامی اکیڈمی، نئی دہلی

۱۸۔ مولانا محمد شہاب الدین قاسمی — ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۱۹۔ مولانا محمد اسلام عمری — علی گڑھ

یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ ایک چھوٹے سے ادارے نے اپنی شکستہ عمارت اور کم زور ہاتھوں کے ذریعہ ایسے افراد کے تیار کرنے میں کسی قدر مدد کی جو آج علم وفکر کا چراغ جلائے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعہ دین کی ترجمانی کا فرض انجام پا رہا ہے۔ اس فہرست میں امکان ہے کہ کچھ افراد کے اسماء آنے سے رہ گئے ہوں۔ ہم ان سے معذرت چاہتے ہیں۔ یہاں ان طلباء کا ذکر نہیں ہے جنھوں نے ادارہ سے بہت کم استفادہ کیا اور اس کے نصاب کی تکمیل نہیں کر سکے۔ یہ پروگرام اور بہتر ہوسکتا ہے۔ اسے چلانے کے لیے جن مادی وسائل کی ضرورت ہے وہ ادارہ کو میسر نہیں ہیں۔ اس لیے وہ کبھی کبھی منقطع بھی ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے مستقل جاری رکھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

سہ ماہی تحقیقات اسلامی

وقت ہوا کے دوش پر چلتا ہے۔ تحقیقات اسلامی کا اجراء کل کی بات معلوم ہوتی ہے۔ پلٹ کر دیکھئے تو اس پر ایک چوتھائی صدی گزر چکی ہے۔ ایک عرصہ سے یہ خیال ذہن میں کروٹیں لے رہا تھا کہ علمی دنیا میں ہر موضوع سے متعلق مخصوص رسائل اور مجلات موجود ہیں، لیکن ہماری زبان میں گو علمی رسائل موجود ہیں، پھر بھی خالص اسلامیات کے ایک رسالہ کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس کا اظہار اس عاجز نے مولانا محمد تقی امینی مرحوم (سابق ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی) کے جریدے 'احتساب' میں بھی کیا تھا۔ جب میں نے اپنے حلقہ

کے احباب اور دوستوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تو کسی نے اس کی تائید نہیں کی۔ اس کی دو وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ اس وقت اردو رسائل و جرائد جس زبوں حالی کا شکار ہیں اس میں کسی نئے رسالے یا مجلّے کا نکالنا سراسر خسارے کا سودا ہے۔ ادارہ اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ تحقیقی ذوق اب کم ہی باقی رہ گیا ہے۔ ایسے میں کسی علمی اور تحقیقی مجلہ کے لیے مقالات کا فراہم ہونا اور مسلسل فراہم ہوتے رہنا دشوار ہی نہیں ناممکن ہے۔ لیکن اس کے باوجود میرا اصرار تھا کہ یہ ایک علمی ضرورت ہی نہیں خالص دینی ضرورت بھی ہے۔ اس کی تکمیل کی لازماً کوشش ہونی چاہیے۔ دوسرے یہ کہ ادارہ کے علمی کام کو آگے بڑھانے اور اہلِ علم سے ربط پیدا کرنے کا یہ ایک باوقار اور مؤثر ذریعہ ہے۔ اس کے بغیر کسی تحقیقی اور تصنیفی ادارہ کی شناخت ہی مشکل ہے۔

بہرحال یہ بات طے ہوگئی کہ ادارۂ تحقیق کے ترجمان کی ضرورت ہے تو اس کے نام پر غور ہوا اور 'تحقیقات اسلامی' کے نام سے اس کا ڈکلریشن حاصل کیا گیا۔ خوشی اس بات کی ہے کہ یہ نام ادارہ کے نام اور کام سے مناسبت رکھتا ہے۔

اس کی مالیات کا سوال بہت اہم تھا۔ اصحابِ خیر نے عموماً اس کی اہمیت محسوس نہیں کی لیکن چند ایک دوستوں نے تعاون کا یقین دلایا۔ جب یہ اطمینان ہوگیا کہ سال بھر تک مجلّہ کو چلایا جاسکتا ہے تو آئندہ کے لیے بھی توقع قائم ہوگئی۔

جہاں تک اصحابِ علم و تحقیق سے ربط و تعلق کا سوال ہے تو یہ ادارہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا دفتر ہندوستان کے مایۂ ناز علمی مرکز، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کیمپس سے بالکل متصل ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یونیورسٹی کے صحن میں اس کا دفتر واقع ہے۔ میں نے جب 'تحقیقات اسلامی' کے تصور کے ساتھ اس کے مختلف شعبوں سے متعلق بعض اساتذہ سے ملاقات اور تعاون کی درخواست کی تو انھوں نے جس فراخ دلی اور مسرت کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور بے غرض تعاون کی پیش کش کی اس کا مجھے خود بھی اندازہ نہ تھا۔ یاد نہیں پڑتا کہ کسی بھی صاحبِ علم نے کسی بھی بنیاد پر تعاون سے انکار کیا ہو۔ ہم ان سب کے شکرگزار ہیں۔ ان میں بعض اہلِ قلم تو اب اس کے مستقل علمی معاون کی حیثیت اختیار کرچکے ہیں۔

اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض حضرات کا تعاون حاصل کرنے میں ادارہ پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکا ہے۔

'تحقیقات اسلامی' کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے علاوہ دہلی، لکھنؤ، کشمیر، کلکتہ، پٹنہ بنارس اور حیدرآباد کی جامعات کا بھی رفتہ رفتہ تعاون حاصل ہونے لگا ہے۔ ان جامعات کے اہلِ علم و دانش کی نگارشات نے اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ ادارہ ان سے مزید توجہ اور تعاون کی توقع رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری بہت سی جامعات میں جہاں طبعی علوم (Physical-Sciences) پر تحقیق کا کام ہورہا ہے، سماجی علوم (Social Scinces) پر بھی کسی نہ کسی نوع کی کاوشیں جاری ہیں۔ اسی کا ایک پہلو یہ ہے کہ اسلامیات پر بھی ریسرچ اور تحقیق کی خدمات انجام پارہی ہیں۔ انھیں منظم کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

ہمارے عربی مدارس اور دینی اداروں کے علماء و فضلاء کا قابلِ قدر تعاون بھی 'تحقیقات اسلامی' کو حاصل رہا ہے۔ انھوں نے بعض جدید مسائل پر اظہار خیال کیا ہے اور بعض قدیم مسائل کی وضاحت فرمائی ہے۔ موجودہ حالات میں ان کی راہنمائی کی شدید ضرورت ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ 'تحقیقات اسلامی' کو بھی وہ اس کا ایک ذریعہ تصور فرمائیں گے۔ اس کا دامن ہر وقت اس کے لیے کھلا ہوا ہے۔

یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ ہندوستان کے علاوہ پاکستان کے علماء اور دانش ور حضرات کی توجہ بھی تحقیقات اسلامی کی طرف رہی ہے۔ ان کی علمی کاوشیں اور نگارشات اس کی زینت بنتی رہی ہیں۔

اس طرح تحقیقات اسلامی کو بہت ہی وقیع اور قابل قدر مقالہ نگاروں کا تعاون حاصل ہے اور ان کا ایک حلقہ وجود میں آگیا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اب دوسرے ادارے بھی اس حلقہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

'تحقیقاتِ اسلامی' میں قرآن مجید، تفسیر، حدیث، سیرت و تاریخ، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، تصوف اور اخلاق، سیر و سوانح کے علاوہ سماجیات، معاشیات، سیاسیات اور دورِ جدید

کی اسلامی تحریکیں جیسے موضوعات پر مقالات شائع ہوتے رہے ہیں۔عربی کے بعض اہم مضامین کے ترجموں کی اشاعت بھی ہوئی ہے۔ان سب کا تعلق اسلامیات ہی سے رہا ہے اور ان کے ذریعہ اسلام کے کسی نہ کسی پہلو کی تشریح وتوضیح کی کوشش ہوئی ہے۔'تحقیقات اسلامی' میں موصول ہونے والی تصنیفات پر مختصر اور بعض اوقات طویل تبصرے بھی شائع ہوئے ہیں۔

'تحقیقات اسلامی' کے مقالات بالعموم مبسوط ہوتے ہیں۔بعض مقالات قسط وار بھی شائع ہوئے ہیں۔لیکن اس کے باوجود اللہ کا شکر ہے کہ اس کے دامن میں اب تک ۴۹۷ مقالات اور ۵۲ تراجم نے جگہ پائی ہے۔ مقالہ نگار حضرات کی تعداد ۱۷۱ ہے اور مترجمین ۲۵ ہیں۔

ان مقالات کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ان میں سے کئی ایک بعد میں کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں اور بعض مقالات وہ بھی ہیں جو مستقل کتابوں کے ابواب ہیں جنھیں مقالہ نگاروں نے تحقیقات میں اشاعت کے بعد اپنی تصنیفات میں شامل کیا ہے۔

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کے کارکنوں کی تصنیفات کے مختلف مباحث تحقیقات میں پہلے شائع ہوتے رہے ہیں۔پھر ان تصنیفات کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ ان کے علاوہ جن مقالہ نگاروں کے مقالے ان کی مستقل تصانیف میں شامل ہیں یا الگ سے چھپے ہیں ان میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے۔

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی	- عہدِ نبوی کا نظامِ حکومت
,,	- غزواتِ نبوی کی اقتصادی جہات
,,	- رسول اکرم ﷺ اور خواتین
پروفیسر عبدالمغنی	- قرآن کا تصورِ جنس
,,	- قرآن کا فلسفۂ تاریخ
,,	- قرآن مجید کا ادبی اعجاز
,,	- قرآن کا نظریۂ کائنات
ڈاکٹر عبدالحق انصاری	- تصوف اور شریعت

پروفیسر کبیر احمد جائسی	- ایران کی چند قدیم فارسی تفسیریں
ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی	- سلاطینِ دہلی اور شریعت اسلامیہ۔ ایک مختصر جائزہ
,,	- اسلامی قوانین کی ترویج و تنفیذ عہدِ فیروز شاہی میں
ڈاکٹر اوصاف احمد	- اسلامی معاشیات اور بینک کاری
ڈاکٹر فضل الرحمٰن فریدی	- اسلامی معاشیات
ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی	- مطالعۂ تفاسیرِ قرآن
ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی	- قرآن مبین کے ادبی اسالیب
,,	- جدید ترکی میں اسلامی بیداری
ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی	- علمی مقالات
ڈاکٹر محمد ثناء اللہ ندوی	- عربی اسلامی علوم اور مستشرقین
ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی	- دار المصنفین کی علمی خدمات
,,	- تذکرۃ القراء

'تحقیقاتِ اسلامی' کا یہ خاص شمارہ ہے۔ اس کی ضخامت عام شماروں سے زیادہ ہے۔ اس میں ادارۂ تحقیق اور تحقیقات اسلامی کی تاریخ، اس کی خدمات اور ان کے متعلق اہلِ علم و دانش کے تاثرات بیان ہوئے ہیں۔ اس شمارہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں 'تحقیقات اسلامی' کے پچیس (۲۵) سال کا اشاریہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ اشاریہ برادرم ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ وہ اس سے پہلے اس کے سولہ سال کا اشاریہ مرتب کر چکے ہیں، جو شائع ہو چکا ہے۔ اشاریہ سازی یا فہرست سازی کا فن آج بہت ترقی کر چکا ہے لیکن بالکل نیا نہیں ہے۔ صدیوں پہلے سے اسلامی تاریخ اس سے آشنا رہی ہے۔ اس مناسبت سے عربی میں فہرست سازی پر جو کام ہوا ہے اس پر ایک مفصل مضمون اس میں پیش ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض اہم اردو رسائل و جرائد کے جو اشاریے شائع ہوئے ہیں ان کا تعارف بھی اس میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے، دین و ملت کے لیے مفید سے مفید تر بنائے اور مزید کی توفیق عنایت فرمائے۔